هَذا شَجَرٌ طَيِّبَةٌ اَصلُهَا ثَابِتٌ وَفَرعُهَا فِي السَّمَاءِ

الحمدللہ والمنہ کہ درین ایام فرخندہ پیام رسالۂ نافعہ احسنی مسمی بہ

فیضان علی پور

المعروف بہ

انوار تیراہ شریف

جسمین جناب حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین جناب حافظ حاجی سید مولوی جماعت علیشاہ حنفی نقشبندی مجددی نوری کی خاندان تیراہی کے بزرگون کی کیفیت و تواریخی حالات مندرج ہین اور نظم و نثر عجیب و غریب تحریر ہے جس کے پڑھنے سے ایماندار کو لذت حاصل ہوتی ہے آمین!

از ترقیمات خادم الخدام فقیر محبوب احمد عرف عاجز نیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

حسب الایماء خواجہ احسن شاہ وارث کشمیری نقشبندی مجددی امرتسر کٹرہ مہان سنگھ کوچہ ڈوگران متصل مسجد عیدلون مکان ۱۳۲۲

بمطبع خادم پنجاب پریس امرتسر زیور طبع پوشید

قیمت مجلد

آپ سے دربارۂ سماع سوال کیا گیا تو جنابنے جواب دیا کہ نہ این کار میکنم و نہ ان کار میکنم۔ سماع سے مراد یہہ سماع نہین جو کہ فی زمانہ مروج ہے۔ بلکہ اوس سماع کا ذکر ہے جس کی تشریح امام غزالی نے احیاء العلوم مین تحریر فرمائی ہے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن ایک خاص حالت مین ایک شخص محمد زاھد نام سے کہا کہ مر جاؤ وہ مر گئے۔ پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ پس وہ زندہ ہو گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص رات کو اپنے محبوب کے بوس و کنار مین مشغول رہا صبحکو آپ کے پاس آکر اظہار اشتیاق صحبت درویشان کیا آپنے جوابدیا کہ رات کو تو یہہ کام کرو اور دن کو ہم سے یون کہو۔ وہ شخص از حد شرمندہ ہوا۔ آپ کا جب آخری وقت آیا تو وصیت فرمائی۔ کہ میرے جنازہ کے ساتھ کچھ بیہودہ نہ پڑہو صرف ایک رباعی پڑہتے جاؤ +

رباعی

مفلسانیم آمده در کوئے تو + شیئاً لِلّٰہ از جمالِ روئے تو
دست بگشا جانب زنبیل ما + آفرین بر ہمتِ بازوئے تو

آپ کی ولادت کا مادہ تاریخ- زاھد مشکلکشا ہے ۷۲۸ھ۔ اور وفات کا مادہ تاریخ فضل عرفان ہے ۷۹۱ھ۔ آپ کے کئی ایک رباعیات ہین۔ +

(۱۹) شاہ بازِ لامکانی طائر باغ وصال + یعنے عطار علاؤ الدین ھمائیوں اسطے

فائدہ- نام پاک آپ کا سید محمد بن محمد البخاری ہے۔ اصلی وطن آپکا بخارا شریف ہے۔ آپ خلفاء مین سے ممتاز و سجادہ نشین ہین۔ سوائے خلافت کے آپ کو رشتہ دامادی بھی حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہے۔ اس شجرہ طیبہ مین آپکی نسبت بطور بیعت و ارادت نہین بلکہ نسبت فیضانی ہے کہ حضرت نقشبند علیہ الرحمۃ نے بوقت وفات آپنے خدام و مریدون کو حضرت عطار کے سپرد کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شجرات مین آپکا نام درج ہے اور بعض مین درج نہین۔ صاحب رشحات فرماتے ہین کہ جب آپنے وفات پائی تو اوسی رات کو ایک نابینا درویش نے آپ کو خواب مین دیکھا تو عرض کی آپ کے ساتھ کیا معاملہ گذرا تو آپنے فرمایا کہ خدا نے مجھے وہ بزرگیان عنایت فرمائی ہین

اون کی کوئی حد نہین ہے لیکن ادنیٰ سے ادنیٰ یہہ ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ چالیس فرسنگ تک جو شخص تیرے مقبرہ کے گرداگرد مدفون ہوگا۔ اوس کو تیری طفیل بخشدیا جاویگا۔

نقل ہے۔ کہ ایک گروہ معتزلیون پر آپ نے نظر توجہ ڈالی تو اون کو خدا کی رویت سے جو انکار تھا وہ شک و شبہہ زائل ہوگیا۔

نقل ہے۔ کہ آپ کے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر بد ڈالی تو جب آپکے پاس آیا تو اس بات کا ذکر نہ کیا اوسکو آپنے غصہ کی نظر سے دیکھکر فرمایا کہ وہ بات بھی کہہ نہین تو مین ہی بتاؤنگا یہہ سُنکر وہ شرمندہ ہوا اور اوس عورت کا ذکر بھی کردیا۔ اور آپکا فیض باطنی اس قدر تھا کہ تمام اصحاب خواجہ بزرگ نے آپ سے استفاضہ لیا۔ یہانتک کہ حضرت محمد پارسا نے بھی پھر بیعت کی۔ وفات آپ کی شب چارشنبہ کو بعد از نماز عشا بتاریخ ۲۰ ماہ رجب ۸۰۲؁ھ ہے۔ اور مدفن مبارک موضع چغانیان مین ہے۔ مادہ تاریخ وفات۔ ولی اللہ مخدوم ہے۔ ۸۰۲ھ ✤

(۲۰) آتش کبر و عداوت بخل سے دیجو نجات ✤ خواجہ یعقوب ذی جود و سخا کیواسطے

فائدہ۔ آپ اصحاب اجلہ مین سے ہین۔ اور خلفاء مقبولیہ نقشبند علیہ الرحمۃ سے ہین آپ علوم ظاہری و باطنی سے ممتاز و بہرہ یاب تھے۔ ابتدا مین کچھہ حصہ طالبعلمی کا ہرات و مصر مین گذرا۔ بعد از تحصیل علوم ظاہری بخدمت فیضدرجت حضرت خواجہ بزرگ نقشبند علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے۔ جب بخارا شریف مین بغرض تکمیل علم باطنی وخزائین پہونچے تو اول قرآن شریف سے فال کھولا یعنے جس نیت سے میں آیا ہوں وہ ہوگی یا نہین۔ مصحف پاک کھولا تو سر ورق سطر اول پر یہ آیۃ کریمہ نظر پڑی۔ اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ پس اس آیت کو اشارہ محمود سمجھکر خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس مین التماس بیعت و ارادت کیا۔ جناب خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ مین اپنے آپ کوئی کام نہین کرتا۔ آج استخارہ کرتا ہون اگر قبولیت ہوگئی تو بہتر ورنہ خیر۔ حضرت یعقوب فرماتے ہین کہ یہہ رات میری پر ہزارہا مصیبتون سی بڑہکر تھی کوئی رات اسقدر غمگین نہین گذری جس قدر یہ رات گذری ہے۔ کیونکہ یہہ رات گویا میری قسمت کی معیار تھی۔ بار بار یہی اندیشہ تھا کہ خدا جانے کیا حکم ہوتا ہے۔ مقبول ہونگا یا نہین۔ صبحکو جب جاگ کُھلی تو خواجہ صاحب نے